تنظیمی ڈھانچہ

بینک دولت پاکستان کا انتظام اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کے تحت چلایا جاتا ہے جس میں اسے ملک کے مرکزی بینک کی حیثیت سے کام کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ بینک کا مقصد پاکستان کا زری اور قرضہ جاتی نظام چلانا اور بہترین قومی مفاد میں اس کی معاشی نمو کو فروغ دینا ہے تاکہ زری استحکام کو یقینی بنایا جاسکے اور ملک کے پیداواری وسائل کا بھرپور استعمال ہوسکے۔

بورڈ آف ڈائریکٹرز

اسٹیٹ بینک کا انتظام ایک بورڈ آف ڈائریکٹرز چلاتا ہے جو بینک کے امور کی عمومی نگرانی اور رہنمائی کا ذمہ دار ہے۔ بورڈ کا سربراہ بینک دولت پاکستان کا گورنر ہوتا ہے اور بورڈ 8 نان ایگزیکٹو ڈائریکٹروں اور وفاقی سیکریٹری فنانس پر مشتمل ہے۔ بورڈ کے نان ایگزیکٹو ارکان کا تقرر وفاقی حکومت ایس بی پی ایکٹ 1956ء (ترمیمی) کی دفعہ 9 (2) (c) کے تحت تین سال کے لیے کرتی ہے۔ گورنر بینک دولت پاکستان، بینک کا چیف ایگزیکٹو آفیسر بھی ہے اور وہ بینک کے امور کا انتظام سنبھالتا ہے۔ مالی سال 15ء کے دوران بورڈ کے نو اجلاس ہوئے۔

مارچ مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی میں جناب محمود مانڈوی والا، جناب ایم نواز ٹوانہ، جناب اسکندر محمد خان، جناب خواجہ اقبال حسن، جناب محمد ہدایت اللہ اور جناب ظفر مسعود کی بطور ڈائریکٹر بورڈ تین سال کی مدت مکمل ہوگئی۔ مرزا قمر بیگ اور جناب شاہد احمد خان کی رخصت کی وجہ سے دو جگہیں پہلے ہی خالی تھیں۔ چنانچہ وفاقی حکومت نے 22 مارچ 2016ء کو ڈاکٹر طارق حسن، حافظ محمد یوسف، جناب زبیر سومرو، جناب خواجہ اقبال حسن، جناب ظفر مسعود، جناب اردشیر خورشید مارکر، جناب محمد ریاض اور جناب سرمد امین کو ایس بی پی بورڈ کا رکن مقرر کیا۔

نومبر 2015ء میں ایس بی پی ایکٹ 1956ء میں کچھ ترامیم کی گئیں جن میں اہم ترین ایک خود مختار زری پالیسی کمیٹی کا قیام تھا۔ زری پالیسی کمیٹی کا پہلا اجلاس جنوری مالی سال 16ء میں ہوا۔ اس کمیٹی کے اجلاس ہر دوسرے ماہ باقاعدگی سے منعقد ہوتے ہیں۔

ایگزیکٹو انتظامیہ

چیف ایگزیکٹو کی حیثیت سے گورنر ایگزیکٹو انتظامیہ کے سربراہ ہوتا ہے۔ ایک یا ایک سے زیادہ ڈپٹی گورنر اس کی معاونت کرتے ہیں۔ گورنر اور ڈپٹی گورنرز کے علاوہ انتظامی عہدیداران میں ایگزیکٹو ڈائریکٹرز، اقتصادی مشیر اعلیٰ اور مختلف شعبوں کے ڈائریکٹرز شامل ہیں۔ (انتظامی خاکہ ضمیمہ ب میں دیا گیا ہے۔)

گورنر

اسٹیٹ بینک کے گورنر کا تقرر صدر پاکستان تین سال کے لیے کرتا ہے، مزید ایک میعاد کے لیے پھر تقرر کیا جاسکتا ہے۔ جناب اشرف محمود وتھرا 29 اپریل 2014ء سے گورنر اسٹیٹ بینک کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

ڈپٹی گورنر

گورنر کی معاونت ایک یا زائد ڈپٹی گورنرز کرتے ہیں جنہیں وفاقی حکومت زیادہ سے زیادہ پانچ سال کے لیے مقرر کرتی ہے۔ اس وقت جناب سعید احمد اور جناب ریاض ریاض الدین بالترتیب 21 جنوری 2014ء اور 30 مارچ 2015ء سے بطور ڈپٹی گورنر فرائض انجام دے رہے ہیں۔

بورڈ آف ڈائریکٹرز[1]

جناب اشرف محمود وتھرا گورنر، چیئرمین بورڈ آف ڈائریکٹرز اور چیئرمین زری پالیسی کمیٹی

جناب وتھرا 29 اپریل 2014ء سے گورنر اور چیئرمین ہیں۔ آپ کمرشل اور سرمایہ کاری بینکاری کا 35 سالہ تجربہ رکھتے ہیں۔ سنگاپور، ہانگ کانگ اور آسٹریلیا سمیت جنوب مشرقی ایشیا اور مشرق بعید کے آٹھ ضوابطی نظاموں میں کام کرچکے ہیں۔ آپ کئی مالی اداروں کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں بھی شامل رہے۔

ڈاکٹر وقار مسعود خان (16 اپریل 2013ء سے رکن اسٹیٹ بینک بورڈ)

سیکریٹری فنانس ڈویژن، حکومت پاکستان اور بربنائے عہدہ اسٹیٹ بینک بورڈ کے رکن۔ آپ نے معاون خصوصی برائے وزیر اعظم، سیکریٹری اقتصادی امور ڈویژن، اور ایڈیشنل سیکریٹری وزیر اعظم سکریٹیریٹ کے طور پر بھی خدمات انجام دیں۔ آپ نے بوسٹن یونیورسٹی، امریکہ سے معاشیات میں پی ایچ ڈی کی۔

ڈاکٹر طارق حسن (22 مارچ 2016ء سے رکن اسٹیٹ بینک بورڈ)

اٹارنی اور ایڈووکیٹ، عدالت عظمیٰ پاکستان۔ ڈاکٹر حسن سیکوریٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان کے سابق چیئرمین ہیں۔ پاکستان کے وزیر خزانہ کے مشیر رہ چکے ہیں۔ آپ واشنگٹن ڈی سی میں عالمی بینک، روم میں انٹرنیشنل فنڈ فار ایگریکلچر ڈویلپمنٹ اور نیویارک میں شیئرمین اینڈ اسٹرلنگ سے بطور لیگل کاؤنسل بھی وابستہ رہے۔ قانون کی پریکٹس کے علاوہ آپ امریکہ کی جارج واشنگٹن یونیورسٹی اور فلیچر اسکول آف لا اینڈ ڈپلومیسی میں بطور ایجنکٹ پروفیسر اور لمز یونیورسٹی اور انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، پاکستان کے شعبہ ہائے قانون میں قانون کی تعلیم دیتے رہے۔ آپ نے ہارورڈ یونیورسٹی، امریکہ سے جیورڈیکل سائنس میں پی ایچ ڈی کی۔

حافظ محمد یوسف (22 مارچ 2016ء سے رکن اسٹیٹ بینک بورڈ)

تیس سال سے زائد پیشہ ورانہ تجربے کے حامل چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ۔ فی الوقت آپ ایس ای سی پی بورڈ کے رکن کے طور پر فرائض انجام دے رہے ہیں اور انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان کے صدر ہیں اور اس کے علاوہ کئی اہم ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں۔ آپ انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان کے فیلو ممبر ہیں۔

جناب زبیر سومرو (22 مارچ 2016ء سے رکن اسٹیٹ بینک بورڈ)

جناب زبیر سومرو نے لندن اسکول آف اکنامکس اور ایس او اے ایس سے تعلیم پائی۔ آپ کیریئر بین الاقوامی بینکار ہیں اور 40 سال سے زائد عرصے سے سٹی بینک کے ساتھ مشرق وسطیٰ، ترکی، برطانیہ اور پاکستان میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ 1997ء میں آپ کو یونائیٹیڈ بینک کا چیئرمین اور صدر مقرر کیا گیا اور نجکاری کے لیے تشکیل نو کا ٹاسک دیا گیا جس کے بعد آپ نے سٹی بینک کی پاکستان فرنچائز کی سربراہی کی۔ آپ پاکستان بینکس ایسوسی ایشن، امریکن بزنس کونسل اور او آئی سی سی آئی کے چیئرمین / صدر رہے۔ آج کل آپ پاکستان

[1] 30 جون 2016ء تک بورڈ کے ارکان۔

مائیکروفنانس انویسٹمنٹ کمپنی کے چیئرمین، ایکومین، گرامین فاؤنڈیشن یو ایس اے، ایل آر بی ٹی اور ایچیسن کالج کے بورڈز کے رکن، اور وزیر خزانہ کی اقتصادی مشاورتی کونسل کے رکن ہیں۔

جناب خواجہ اقبال حسن (22مارچ2016ء سے رکن اسٹیٹ بینک بورڈ)

مالی شعبے کا 35 سالہ تجربہ رکھنے والے تجربہ کار بینکار جنھوں نے ایک کمرشل بینک اور صف اوّل کی انویسٹمنٹ بینکنگ فرم قائم کی۔ آپ معروف سرکاری اور نجی اداروں کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ حکومت پاکستان کی جانب سے قائم کی گئی متعدد ٹاسک فورسز میں بھی کام کرچکے ہیں۔ قومی مفاد میں شاندار خدمات پر آپ کو ستارۂ امتیاز سے نوازا گیا۔

جناب ظفر مسعود (22مارچ2016ء سے 24 اگست 2016ء تک رکن اسٹیٹ بینک بورڈ)[2]

معروف نجی ایکویٹی فرم برج کیپٹل کے ڈائریکٹر اور شریک بانی۔ آپ بین الاقوامی مالی اداروں کے ساتھ ان کے ملکی و غیر ملکی آپریشنز میں سینئر سطح پر شریک رہے ہیں اور ان کی کلیدی انتظامی کمیٹیوں میں خدمات انجام دے چکے ہیں۔ آج کل آپ اہم سرکاری اداروں کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ نے انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن کراچی سے ایم بی اے کی سند لی۔

جناب اردشیر خورشید مارکر (22مارچ2016ء سے رکن اسٹیٹ بینک بورڈ)

جناب اردشیر خورشید مارکر پیشے کے لحاظ سے تاجر ہیں اور گرین بین کافی کمپنی لمیٹڈ کے پارٹنر اور ڈائریکٹر ہیں۔ آپ مرک مارکر پرائیویٹ لمیٹڈ کے بھی پارٹنر ہیں اور اس کے مالی اور کاروباری ترقی کے امور دیکھتے ہیں۔ جناب مارکر لندن اسکول آف اکنامکس سے معاشیات میں ماسٹرز کی سند رکھتے ہیں۔

جناب محمد ریاض (22مارچ2016ء سے رکن اسٹیٹ بینک بورڈ)

جناب محمد ریاض طویل تجربے رکھنے والے پبلک سرونٹ ہیں۔ آپ نے پاکستان کی قومی اسمبلی میں سیکریٹری کے فرائض انجام دیے۔ آپ رکن، ڈائریکٹر جنرل اور کسٹم اینڈ ایکسائز کے ہیڈ کے طور پر فیڈرل بورڈ آف ریونیو میں مختلف ذمہ داریاں کامیابی سے نبھا چکے ہیں۔ جناب ریاض ترکی میں قونصل جنرل آف پاکستان اور فرانس میں پاکستانی سفارت خانے میں کمرشل اینڈ اکنامک قونصلر کے طور پر بھی فرائض انجام دے چکے ہیں۔ آپ ولیمز کالج، امریکہ سے ترقیاتی معاشیات میں ماسٹرز کی سند رکھتے ہیں۔

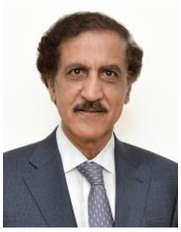

جناب سرمد امین (22مارچ2016ء سے رکن اسٹیٹ بینک بورڈ)

جناب سرمد امین ایک ترقی پسند تاجر اور کاروباری ہیں۔ لاہور ایوان تجارت وصنعت اور آل پاکستان ٹیکسٹائل ملز ایسوسی ایشن (اپٹما) کے رکن ہیں۔ آپ نے لاہور ایوان تجارت وصنعت کے نائب صدر اور اپٹما کی ایگزیکٹو کمیٹی کے رکن کے طور پر بھی ذمہ داریاں نبھائیں۔ جناب امین ثمین ٹیکسٹائل لمیٹڈ کے چیئرمین ہونے کے علاوہ کئی بڑے اداروں کے بورڈز کے رکن ہیں۔ آپ پاکستان کے لیے جمہوریہ آسٹریا کے اعزازی قونصل بھی ہیں۔ آپ نے پنجاب یونیورسٹی لاہور سے سند لی۔

[2] بطور ڈائریکٹر جنرل، سینٹرل ڈائریکٹریٹ آف نیشنل سیونگز اپنے تقرر کے بعد جناب ظفر مسعود نے ایس بی پی ایکٹ 1956ء (ترمیمی) کی شق (b) (1) 13 کے تحت 24 اگست 2016ء کو اسٹیٹ بینک بورڈ سے استعفادے دیا۔

کارپوریٹ سیکریٹری

کارپوریٹ سیکریٹری کی ذمہ داریوں میں مرکزی بورڈ اور بورڈ کی کمیٹیوں کے سیکریٹری کے فرائض انجام دینا اور بورڈ اور انتظامیہ کے درمیان بات چیت کے لیے بطور فوکل پرسن کام کرنا ہے۔ کارپوریٹ سیکریٹری کے فرائض میں بورڈ اور اس کی کمیٹیوں کے اجلاسوں کی کارروائیوں کا ریکارڈ رکھنے کے علاوہ، بورڈ کے فیصلوں پر موثر عمل درآمد کی غرض سے قانونی وضوابطی تقاضوں کی پابندی کو یقینی بنانا بھی شامل ہے۔

کارپوریٹ سیکریٹری کی ذمہ داری یہ بھی ہے کہ وہ موثر کارپوریٹ نظم ونسق کو یقینی بنائے اور بورڈ کے ارکان کو متعلقہ معلومات فراہم کرے تاکہ فیصلے معلومات کی روشنی میں کیے جاسکیں۔ مرکزی بورڈ، اور اس کی کمیٹیوں کے اجلاس منعقد کرانے کی ذمہ داری کے علاوہ کارپوریٹ سیکریٹری کے فرائض میں گورنر، ڈپٹی گورنرز اور بورڈ آف ڈائریکٹرز سے متعلقہ امور پر وفاقی حکومت کے ساتھ رابطے میں رہنا بھی شامل ہے۔

زری پالیسی کمیٹی(MPC)

زری پالیسی کمیٹی ایک خودمختار قانونی ادارہ ہے جس کی ذمہ داری زری پالیسی کی تشکیل ہے۔ یہ کمیٹی دس ارکان پر مشتمل ہے جس کے صدر نشین گورنر ہیں اور ان کے علاوہ اسٹیٹ بینک بورڈ کے نامزد کردہ تین ارکان، گورنر کے نامزد کردہ اسٹیٹ بینک کے تین سینئر ایگزیکٹوز اور اسٹیٹ بینک بورڈ کی سفارش پر وفاقی حکومت کے نامزد کردہ تین بیرونی ارکان (ماہرین معیشت) اس کا حصہ ہیں۔ بیرونی ارکان کو تین سال کی مدت کے لیے نامزد کیا جاتا ہے۔

اس وقت زری پالیسی کمیٹی میں صدر نشین گورنر اسٹیٹ بینک جناب اشرف محمود وتھرا اور اسٹیٹ بینک بورڈ کے ارکان جناب خواجہ اقبال حسن، جناب محمد ریاض اور جناب اردشیر خورشید مارکر کے علاوہ ڈاکٹر اسد زمان، ڈاکٹر قاضی مسعود اور ڈاکٹر عالیہ ہاشمی خان بطور بیرونی رکن جبکہ جناب سعید احمد ڈپٹی گورنر (مالی بازار، اسلامی بینکاری اور کارخاص)، جناب ریاض ریاض الدین ڈپٹی گورنر (پالیسی) اور جناب جمیل احمد ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ایف ایس اور بی ایس جی) کمیٹی کے تین ایگزیکٹو ارکان ہیں۔

ایم پی سی کے بیرونی ارکان کے مختصر کوائف درج ذیل ہیں:

ڈاکٹر اسد زمان (25 جنوری 2016ء سے رکن ایم پی سی)

[بی ایس ریاضی ایم آئی ٹی (1974ء)، پی ایچ ڈی معاشیات اسٹینفورڈ (1978ء)] نے کولمبیا، یونیورسٹی آف پنسلوانیا، جان ہاپکنز، کیلٹیک اور بلکنٹ یونیورسٹی انقرہ جیسی صف اوّل کی یونیورسٹی میں پڑھایا ہے۔ اس وقت آپ پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈویلپمنٹ اکنامکس کے وائس چانسلر ہیں۔ ان کی درسی کتاب اسٹیٹسٹیکل فاؤنڈیشنز آف اکانومیٹرک ٹیکنیکس (اکیڈمک پریس، نیویارک، 1996ء) ایڈوانسڈ گریجویٹ کورسز میں کثرت سے استعمال ہوتی ہے۔ آپ انٹرنیشنل اکانومیٹرک ریویو اور پاکستان ڈویلپمنٹ ریویو کے منیجنگ ڈائریکٹر ہیں۔ گوگل اسکالر کے مطابق اعلیٰ درجے کے جرائد جیسے اینلز آف اسٹیٹسٹکس، جرنل آف اکانومیٹرکس، اکانومیٹرک تھیوری، جرنل آف لیبر اکانومکس وغیرہ میں شائع ہونے والی آپ کی مطبوعات کے 900 سے زائد حوالے ہیں۔

ڈاکٹر قاضی مسعود احمد (25 جنوری 2016ء سے رکن ایم پی سی)
سینٹر فار بزنس اینڈ اکانومک ریسرچ، انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن کے پروفیسر اور ڈائریکٹر۔ اس سے قبل سینٹر فار ایگزیکٹو ایجوکیشن کے چیئرپرسن کے طور پر بھی انسٹی ٹیوٹ میں خدمات انجام دیں۔ دیگر موجودہ ذمہ داریوں میں رکن ٹیکس مشاورتی کونسل، وفاقی بورڈ آف ریونیو، حکومت پاکستان شامل ہیں۔ ڈاکٹر قاضی نے دو برس تک حکومت سندھ کے چیف اکانومسٹ کے فرائض بھی نبھائے۔ آپ کی تحقیق اور تدریسی تجربہ پچیس برسوں پر محیط ہے اور آپ بین الاقوامی اور قومی جرائد میں 50 سے زائد مقالے شائع کرا چکے ہیں۔ آپ نے سوشل پالیسی اینڈ ڈویلپمنٹ سینٹر کے فنی مشیر کے طور پر سات سال سے زائد عرصہ خدمات انجام دیں۔

ڈاکٹر عالیہ ہاشمی خان (22 مارچ 2016ء سے رکن ایم پی سی)
قائد اعظم یونیورسٹی میں معاشیات کی پروفیسر اور ڈین فیکلٹی آف سوشل سائنسز۔ ڈاکٹر عالیہ ہاشمی خان کی تحقیقی دلچسپی میکرو اکنامکس، لیبر اکنامکس اور انسانی وسائل کی ترقی کے شعبوں میں ہے۔ آپ کئی اداروں اور مشاورتی باڈیز کی ڈائریکٹر / رکن کے طور پر بھی خدمات انجام دیتی رہی ہیں۔ 2010ء میں آپ کو خواتین کی معاشی خود مختاری میں خدمات پر صدارتی میڈل سے نوازا گیا۔

مرکزی بورڈ کی کمیٹیاں[3]

مرکزی بورڈ کی کمیٹیاں بعض مخصوص شعبوں میں بورڈ کی جانب سے نگرانی کا فریضہ انجام دیتی ہیں۔ اسٹیٹ بینک بورڈ کی کمیٹیوں کی تفصیلات کا خلاصہ ذیل میں دیا گیا ہے:

کمیٹی برائے آڈٹ

یہ کمیٹی اسٹیٹ بینک کے مالی حسابات، آڈیٹنگ، اکاؤنٹنگ اور رپورٹنگ کے متعلقہ طریقوں، اندرونی کنٹرولز کے نظام، نظم ونسق، امور کی انجام دہی اور ان کے طرز عمل کا جائزہ لینے میں مرکزی بورڈ کی معاونت کرتی ہے۔ کمیٹی کا اجلاس سال میں چھ بار ہوا۔ کمیٹی برائے آڈٹ کے چیئرمین جناب حافظ محمد یوسف اور خواجہ اقبال حسن، اردشیر خورشید مارکر اور سرمد امین صاحبان 2 اپریل 2016ء سے ارکان ہیں۔ گذشتہ آڈٹ کمیٹی کے سربراہ جناب محمد ہدایت اللہ تھے جبکہ خواجہ اقبال حسن اور اسکندر محمد خان صاحبان ارکان ہیں۔[4]

کمیٹی برائے سرمایہ کاری

یہ کمیٹی زرمبادلہ ذخائر کے انتظام کے حوالے سے نگرانی کی ذمہ داریاں نبھانے میں بورڈ کی معاونت کرتی ہے۔ ذخائر کے انتظام کی حکمت عملی اور پالیسی کا جائزہ لینے کے علاوہ کمیٹی ذخائر کی سرمایہ کاری کے لیے عملی رہنما خطوط اور منتظمین اثاثہ، محافظین، سرمایہ کاری مشیران کے تقرر اور بینک کے لیے وسیع سرمایہ کاری فریم ورک کی منظوری دیتی ہے۔ یہ ادارے کے اندر اور باہر زیر انتظام ذخائر کی کارکردگی کا بھی جائزہ لیتی ہے اور منظور شدہ سرمایہ کاری پالیسی کی موزونیت، اس کے نشانیہ اور رہنما خطوط کا بھی سالانہ بنیاد، یا عالمی بازار کے حالات کے تحت کسی اور مدت کی بنیاد پر، جائزہ لیتی ہے۔ دورانِ سال اس کمیٹی کے پانچ اجلاس ہوئے۔ کمیٹی برائے سرمایہ کاری کے چیئرمین ڈاکٹر وقار مسعود ہیں جبکہ خواجہ اقبال حسن، جناب سرمد امین 2 اپریل 2016ء سے ارکان ہیں۔ گذشتہ سرمایہ کمیٹی کے سربراہ ڈاکٹر وقار مسعود خان تھے جبکہ خواجہ اقبال حسن، اسکندر محمد خان اور ظفر مسعود صاحبان ارکان تھے۔

---

[3] جناب ظفر مسعود کے اسٹیٹ بینک بورڈ آف ڈائریکٹر سے مستعفی ہونے کے بعد کمیٹیوں کی ہیئت ترکیبی میں تبدیلی کی گئی ہے۔

[4] 22 مارچ 2016ء کو نئے ارکان کے تقرر کے بعد 2 اپریل 2016ء کو بورڈ کا اجلاس ہوا جس میں بورڈ کمیٹیوں کی از سر نو تشکیل کی گئی۔

کمیٹی برائے انسانی وسائل

یہ کمیٹی انتظامیہ کی تیار کردہ انسانی وسائل کی پالیسیوں پر نظر ثانی اور منظوری میں بورڈ کی معاونت کرتی ہے۔ یہ ان تجاویز کا جائزہ لیتی ہے جن میں انسانی وسائل کی پالیسیوں کی تشکیل، نظر ثانی، ترمیم یا تشریح کے لیے بورڈ کی منظوری کی ضرورت ہو اور اپنی سفارشات بورڈ کو پیش کرتی ہے۔ یہ کمیٹی بینک کے سینئر افسران، بشمول گورنر کو براہِ راست جوابدہ افسران، کی شرائط ملازمت کا بھی جائزہ لیتی ہے۔ دورانِ سال کمیٹی کا اجلاس پانچ بار ہوا۔ کمیٹی برائے انسانی وسائل کے سربراہ جناب زبیر سومرو جبکہ جناب محمد ریاض 2اپریل 2016ء سے رکن ہیں۔ پچھلی انسانی وسائل کمیٹی کے سربراہ جناب محمود مانڈوی والا تھے جبکہ ایم نواز ٹوانہ اور ظفر مسعود صاحبان ارکان تھے۔

مطبوعات جائزہ کمیٹی

بورڈ کی مطبوعات جائزہ کمیٹی معیشت کی کیفیت پر سالانہ اور سہ ماہی رپورٹوں پر نظر ثانی اور ان کی منظوری میں بورڈ کی اعانت کرتی ہے۔ کمیٹی مسودہ رپورٹوں پر بحث و تمحیص کرتی ہے اور بورڈ کے ملاحظے اور حتمی منظوری کے لیے جائزہ لیتی ہے۔ سال کے دوران کمیٹی کا اجلاس چار مرتبہ ہوا۔ اس کمیٹی کے ارکان میں اردشیر خورشید مارکر اور محمد ریاض صاحبان شامل ہیں جو 2اپریل 2016ء سے رکن ہیں۔ گذشتہ مطبوعات جائزہ کمیٹی کے چیئرمین جناب ظفر مسعود تھے جبکہ جناب محمد ہدایت اللہ اور جناب ایم نواز ٹوانہ ارکان تھے۔

کاروباری انتظام خطر کمیٹی

یہ کمیٹی اس امر کو یقینی بنانے میں بورڈ کی معاونت کرتی ہے کہ بینک میں ایک موثر کاروباری انتظام خطر فریم ورک موجود ہو جو بینک کو درپیش تمام اہم خطرات کو شناخت کرے، جانچے، ان کی نگرانی کرے اور انہیں کم کرے۔ کمیٹی انتظامیہ کی کاروباری انتظام خطر کمیٹی اور حسب ضرورت بورڈ کی دیگر کمیٹیوں سے بھی رابطے میں رہتی ہے۔ اس کمیٹی کو اس وقت تک ذیلی اداروں یعنی ایس بی پی بی ایس سی اور نباف کے خطرات کی نگرانی کرنے کی ذمہ داری بھی سونپی گئی ہے جب تک یہ ادارے خود اپنے کاروباری انتظام خطر ڈھانچے تشکیل نہ دے لیں۔ سال کے دوران کمیٹی کا اجلاس چھ بار ہوا۔ کاروباری انتظام خطر کمیٹی کے سربراہ خواجہ اقبال حسن جبکہ 2اپریل 2016ء سے جناب زبیر سومرو اور ڈاکٹر طارق حسن رکن ہیں۔ پچھلی کمیٹی کے سربراہ جناب خواجہ اقبال حسن تھے جبکہ محمد ہدایت اللہ اور جناب ظفر مسعود ارکان تھے۔

فنانشل لا ریفارم کمیٹی

یہ کمیٹی ایک جامع اور مربوط قانونی ڈھانچہ، جو دنیا بھر میں رائج مالی ضابطہ کار اداروں کے اصولوں کی عکاسی کرے اور جن کا اطلاق ملکی ماحول پر ہو سکے، تجویز کرنے میں بورڈ کی معاونت کرتی ہے۔ قانونی ڈھانچے میں ترامیم کے بارے میں سفارشات مرتب کرنے کے لیے کمیٹی مختلف شعبوں کے تبصروں اور مشاہدات کا بھی جائزہ لیتی ہے تاکہ اگر قانونی ڈھانچے میں کوئی بے قاعدگیاں ہیں تو سامنے آسکیں۔ کمیٹی کا اجلاس سال میں سات بار ہوا۔ فنانشل لا ریفارم کمیٹی کے سربراہ جناب ڈاکٹر طارق حسن ہیں جبکہ حافظ محمد یوسف 2اپریل 2016ء سے رکن ہیں۔ پچھلی فنانشل لا ریفارم کمیٹی کے سربراہ محمود مانڈوی والا جبکہ خواجہ اقبال حسن، جناب محمد ہدایت اللہ اور جناب ظفر مسعود ارکان تھے۔

کارپوریٹ مینجمنٹ ٹیم (سی ایم ٹی) اور سی ایم ٹی-ایچ او ڈی فورم

کارپوریٹ مینجمنٹ ٹیم (سی ایم ٹی) اہم پالیسی اور عملی مسائل پر مباحث اور مشاورت کا بنیادی فورم ہے۔ یہ فیصلہ سازی اور فیصلوں کے نفاذ کے عمل میں مدد دیتی ہے خصوصاً وہ امور جن میں کئی شعبے شامل ہوں۔ سی ایم ٹی کا سربراہ گورنر ہوتا ہے اور یہ ڈپٹی گورنروں اور ایگزیکٹو ڈائریکٹرز بشمول اقتصادی مشیر اعلیٰ، ایم ڈی ایس بی پی بی ایس سی اور ایم ڈی نباف پر مشتمل ہے۔ سی ایم ٹی کے علاوہ سی ایم ٹی اور سربراہانِ شعبہ کے مشترکہ اجلاس وسیع تر مضمرات کے حامل امور پر بحث کا پلیٹ فارم مہیا کرتے ہیں۔ ایجنڈے کے اعتبار سے ایس بی پی بی ایس سی کے سربراہانِ شعبہ کو بھی سی ایم ٹی ایچ او ڈی فورم کے اجلاسوں میں مدعو کیا جاتا ہے۔

کارپوریٹ مینجمنٹ ٹیم

جناب اشرف محمود وتھرا
گورنر

جناب ریاض ریاض الدین
ڈپٹی گورنر (پالیسی)

جناب سعید احمد
ڈپٹی گورنر (ایف ایم، آئی بی اینڈ ایس آئی)

جناب قاسم نواز
مینجنگ ڈائریکٹر (ایس بی پی بی ایس سی)

جناب عامر عزیز
مینجنگ ڈائریکٹر (نباف)

جناب جمیل احمد
ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ایف ایس اینڈ بی ایس جی)

سید عرفان علی
ایگزیکٹو ڈائریکٹر (بی پی آر جی)

سید ثمر حسنین
ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ڈی ایف جی)

جناب محمد ہارون رشید ملک
ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ایف آر ایم)

جناب عنایت حسین
ایگزیکٹو ڈائریکٹر (آپریشنز)

محترمہ سحر بابر
کارپوریٹ سیکریٹری

جناب محمد علی ملک
ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ایف ایم آر ایم)

جناب امجد منظور
ایگزیکٹو ڈائریکٹر (انسانی وسائل)

ڈاکٹر سعید احمد
اقتصادی مشیر اعلیٰ

انتظامی کمیٹیاں

سی ایم ٹی کے علاوہ مندرجہ ذیل انتظامی کمیٹیاں اہم ہیں جو فیصلہ سازی اور مختلف پالیسیوں کی تشکیل میں گورنر کی معاونت کرتی ہیں:

- بینکاری پالیسی کمیٹی
- زری آپریشنز کمیٹی
- انتظامیہ کی بجٹ کمیٹی
- انتظام تسلسل کار کمیٹی
- ڈیٹا ویئرہاؤس کمیٹی
- ماخوذیات منظوری و جائزہ ٹیم
- اسٹریٹجک پلان اسٹیئرنگ کمیٹی
- کاروباری انتظام خطر کمیٹی
- انتظامیہ کی سرمایہ کاری کمیٹی
- لائبریری کمیٹی
- انتظامیہ کی کمیٹی برائے اطلاعی ٹیکنالوجی
- انتظامیہ کی کمیٹی برائے املاک و آلات
- نظام ادائیگی کمیٹی
- مطبوعات جائزہ کمیٹی
- ری فنڈ کمیٹی (ایکسپورٹ ری فنڈ کمیٹی)
- اسپورٹس کمیٹی

اسٹیٹ بینک کے ذیلی ادارے

اسٹیٹ بینک آف پاکستان (ترمیمی) ایکٹ 1956ء کے تحت کرنسی نوٹوں کی وصولی، فراہمی اور تبادلے اور متعلقہ وظائف کے لیے اور اپنے ملازمین کی تربیتی ضروریات کی تکمیل کے لیے ذیلی ادارے قائم کیے جاسکتے ہیں۔ ان شقوں کی رو سے بینک کے دو ذیلی ادارے موجود ہیں یعنی: اسٹیٹ بینک آف پاکستان-بینکنگ سروسز کارپوریشن (ایس بی پی بی ایس سی) اور نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (نباف)۔

ایس بی پی بی ایس سی

ایس بی پی بی ایس سی آرڈیننس 2001ء کے تحت قائم ہونے والا ذیلی ادارہ مکمل طور پر بینک دولت پاکستان کی ملکیت میں ہے۔ اس کی ذمہ داری کرنسی کا انتظام، بین البینک چکتائی کے نظام میں سہولت دینا، مرکزی محکمہ قومی بچت کی طرف سے حکومت کے بچتی وثیقہ جات کا لین دین ہے۔ ایس بی پی بی ایس سی حکومت کی طرف سے محصولات جمع کرتا اور ادائیگیاں بھی کرتا ہے۔ یہ ترقیاتی مالیات، قرضوں، زرمبادلہ کے لین دین اور برآمدی نوماکاری کے انتظام سے متعلق عملی امور بھی انجام دیتا ہے۔ گورنر اسٹیٹ بینک ایس بی پی بی ایس سی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کا سربراہ ہوتا ہے، اسٹیٹ بینک کے بورڈ کے تمام اراکین اور منیجنگ ڈائریکٹر ایس بی پی بی ایس سی اس کے ارکان ہوتے ہیں۔

نباف

نباف اسٹیٹ بینک کا تربیتی بازو ہے اور اس کی ذمہ داری اسٹیٹ بینک اور ایس بی پی بی ایس سی کے ملازمین کے لیے تربیت اور استعداد کاری کے پروگرام تشکیل و ترتیب دینا ہے۔ یہ ذیلی ادارہ مرکزی اور کمرشل بینکاری کے بارے میں وفاقی حکومت کے اشتراک سے بین الاقوامی کورسز بھی کراتا ہے۔ نباف ایس بی پی بی ایس سی اور دیگر مالی اداروں کو تربیتی پروگرام بھی پیش کرتا ہے۔